تعداد کے تناسب سے بہت زیادہ نہیں، تاہم اپنے فعال اور متحرک کردار کے باعث انھیں معاشرے میں بہت مؤثر مقام حاصل ہے۔ ہمارے معاشرے کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان خواتین کو ایسا ماحول فراہم کرے کہ جب وہ اپنی ملازمتی ضروریات کے لیے باہر نکلیں تو کسی خوف اور خطرے کے بغیر اپنے کام سرانجام دے سکیں۔ اس طرح کا ماحول پیدا کرنے میں جہاں پورے معاشرے کو متحرک ہونا ہوگا وہاں اس مسئلے کو مسلم خواتین کے ایجنڈے پر بہت نمایاں جگہ ملنی چاہیے۔ انھیں بہت زوردار طریقے سے یہ آواز اٹھانا چاہیے کہ ملازمت پیشہ خواتین کو کام کے لیے محفوظ ماحول فراہم کیا جائے۔ اگر سفر کرنا ناگزیر ہو تو محفوظ سفری سہولیات میسر ہوں، یا ملازمت کی جگہ دُور ہو تو محفوظ رہائشی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ ہمارے ملک کے تعلیمی اداروں، ہسپتالوں اور دیگر مقامات پر کام کرنے والی ہزاروں ایسی خواتین ہیں جنھیں ناقابلِ بیان سفری مشکلات اور حفاظتی خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ترکی کی اسلامی پارٹی نے ملازمت پیشہ خواتین کے تحفظ کو اپنی جدوجہد میں بہت نمایاں حیثیت دی۔ نتیجتاً ترکی کے انتہائی سیکولر ماحول کے باوجود اسلامی پارٹی کو خواتین میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ پاکستان میں بھی مسلم خواتین کو اپنی جدوجہد میں ملازمت پیشہ خواتین کے تحفظ کو بھرپور اہمیت دینی چاہیے۔

خواتین میں شرح خواندگی

ہمارے بے شمار مسائل کے ناقابلِ حل رہنے کی ایک بڑی وجہ خواتین میں تعلیم کی کمی ہے۔ کچھ شہری آبادیوں کو چھوڑ دیا جائے تو دیہاتی معاشرے میں اکثر جگہ خواتین میں شرح خواندگی مردوں کی نسبت نصف یا اس سے بھی کم ہے۔ اندرونِ سندھ، جنوبی پنجاب اور بلوچستان کے اکثر علاقوں میں خواتین کی تعلیم ابھی تک نہ ہونے کے برابر ہے۔ وڈیرے مخدوم اور نواب ابھی تک مزارعوں اور ہاریوں کو تعلیمی اداروں کے قریب تک پھٹکنے نہیں دینا چاہتے۔ ان علاقوں میں خواتین کی ایک بڑی تعداد کے لیے تعلیمی ادارے کی شکل دیکھنا خواب دیکھنے سے کم نہیں۔

یہ ایک تڑپا دینے والی کیفیت ہے۔ عورت کا پڑھا لکھا ہونا مرد کی نسبت زیادہ ضرور ہے۔ اس فرق کو ہنگامی بنیادوں پر دُور ہونا چاہیے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام تنہا عورتوں کے لیے ممکن نہیں